ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل ، نماز

دعا اور التجا صرف اسی سے کرے، نفع نقصان کا مالک اسی کو سمجھے،اس کے سوا کسی اور کو حاجت روا اور مشکل کشا نہ بنائے

نماز میں اللہ اکبر کا کلمہ بار بار دہرایا جاتا ہے تاکہ نمازی کے دل و دماغ میں کسی بڑھائی اور کبر کا کوئی شائبہ موجود ہو تو وہ نکل جائے اور وہ صرف اللہ کی بڑھائی کے سامنے سرِ تسلیم خم کردے یہ شعوری مشق کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی بڑھائی کو ہرگز تسلیم نہیں کریگا اور یہی ہمارے دین کی اصل روح ہے ''اور بس اپنے رب کی بڑھائی بیان کرو۔'' ہی حاکم و فرمانروا ہے۔زندگی کے ہر گوشے اور شعبے میں اس کی بڑھائی اور حاکمیت کو عملاً تسلیم کرو اور اُس کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کردو۔ یہ پہلا سبق ہے جو نماز سے حاصل ہوتا ہے۔اس کے بعد قیام اور رکوع و سجود میں اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ صفات کی بار بار تکرار سے اُس کی اعلیٰ صفات کا نقش دل و دماغ میں قائم ہو جاتا ہے ''مالک یوم الدین'' کی تکرار اگر معنی اور مفہوم کو سمجھ کر کی جائے تو نماز سے باہر ہونے کے بعد بندۂ مومن زندگی کی بھاگ دوڑ میں ہر قدم اس احساس کے ساتھ اٹھائے گا کہ میں نے مرنے کے بعد اس کا حساب دینا ہے۔آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے،کان جو سنتے ہیں، ہاتھ جس طرف بڑھتے ہیں، زبان جو کچھ کہتی ہے ''جسم کے ہر ایک حصّے کو اللہ کے ہاں اپنی کارکردگی کا حساب دینا ہے۔''

دیکھیئے نماز خود احتسابی کی کتنی زبردست مشق کراتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس سے استعانت کا عہد بار بار کیا جاتا ہے تاکہ بندہ تمام عبادات کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرلے جس کے سامنے رکوع و سجود کرتا ہے، دعا اور التجا بھی صرف اسی سے کرے، نفع نقصان کا مالک بھی صرف اسی کو سمجھے، اس کے سوا کسی اور کو حاجت روا اور مشکل کشا نہ بنائے۔کسی اور پر توکل او بھروسہ نہ کرے، خوف اور امید صرف اللہ تعالیٰ سے رکھے، اسی رب سے اولاد، شفا اور عافیت طلب کریا ور ہر مشکل گھڑی اور مصیبت اور پریشانی میں اسی سے استعانت طلب کرے۔

ہاتھ باندھ کر وفادار غلاموں کی طرح یکسوئی سے کھڑا رہنا، پھر جھک جانا اور سجدہ ریز ہوکر ناک اور پیشانی زمین پر رکھ دینا، عجز و نیاز، بندگی اور غلامی اور اطاعت و فرمانبرداری کی یہ کیفیت نماز کے ساتھ مخصوص ہے۔اللہ تعالیٰ کو بندے کے تذلل اور خاکساری کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے اور اسی کو بندگی کی معراج قرار دیا گیا ہے۔رکوع اور سجود میں بندہ اپنے آقا و مالک کے قدموں سے لپٹ کر جب '' سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم'' اور '' سُبحَانَ رَبِّی الاَعلیٰ '' کہتا ہے تو اُس کی حالت بالکل اُس بچے کی سی ہوتی ہے جو اپنی ماں کی گود میں سمٹ کر کہتا ہے میری امی میری امی ۔ یہ دراصل اپنے آپ کو اُس اعلیٰ اور برتر اور عظیم ہستی کے سپرد کر کے سکون و اطمینان حاصل ہونے کی وہ کیفیت ہے جسکو الفاظ میں بیان کرنے کے بجائے دل کے احساس اور تجربے سے حاصل کرنا ہی بہتر اور مناسب ہے اِسلئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''پس سجدے کی حالت میں کثرت سے دعائیں کیا کرو۔'' خاص کر نفل نمازوں میں اور رات کے وقت تہجد کی نماز میں سجدہ ریز ہوکر اپنے مالک سے راز و نیاز کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے، بس زہے نصیب !!

نماز کے اختتام پر بندہ تشہد کی حالت میں 2 زانوں ہوکر اللہ کی بارگاہ میں بیٹھ جاتا ہے پھر قرب اور اپنائیت کی اس کیفیت میں وہ راز و نیاز شروع کردیتا ہے۔اعترافِ بندگی کرتے ہوئے کہتا ہے ''میری بندگی اور غلامی کی ہر ادا میرے آقا و مولا کیلئے خاص ہے۔'' یہاں

جس اخلاص کا ذکر ہو رہا ہے یہ شرک اور ریا کاری کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتا ہے بشرطیکہ بندہ سمجھ رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔ پھر وہ اللہ کے آخری رسول ﷺ اور اپنی سب سے پیاری ہستی پر درود وسلام بھیجتا ہے کہ اس کے بغیر مومن کا کوئی عمل مکمل ہی نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کے احسانات کا بدلہ کسی امتی کے بس میں نہیں بس ان پر درود وسلام بھیجتے رہنا ہی اُن احسانات کی شکر گزاری ہو سکتی ہے۔

اب نمازی اپنے رب سے ملاقات کے اختتام پر مہربان آقا کے سامنے جھولی پھیلائے مانگنا شروع کر دیتا ہے۔ اپنے گناہوں کی بخشش، والدین اور عزیز واقارب کیلئے رحم وکرم کی اپیل، شیطان کے مکروفریب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، فتنۂ دجال سے بچنے کی استدعا اور اپنی حاجات اُسکی بارگاہ میں پیش کر دیتا ہے۔ نماز کے اس آخری حصّے کے متعلق صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ یہ دعا کی قبولیت کا موقع ہوتا ہے اسلئے نبی ﷺ سے ثابت شدہ جتنی دعائیں کر سکیں اس موقع پر ضرور کریں۔

نماز کے روحانی اور اُخروی فوائد کے علاوہ کچھ ذیلی یا معاشرتی اور اجتماعی فوائد بھی ہیں۔ نماز کی پابندی ایک مسلمان کے اندر وقت کی پابندی اور اس کی قدر و قیمت کا احساس بیدار کرتی ہے۔ نماز مسلمانوں کی صفوں میں اتفاق و اتحاد اور یکجہتی کی روزانہ مشق کراتی ہے۔ مسلمان معاشرے کو ایک لڑی میں پرو کر ایسا خوبصورت ہار بنا دیتی ہے جسمیں کالے اور گورے، عربی اور عجمی، راجے اور سردار، بٹ اور جٹ، امیر اور غریب، وزیر مشیر، مزدور و کسان، بیمار اور صحت یاب سب صف بستہ ہو کر ایک منظّم جماعت کی صورت میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتے ہیں۔

مسجد سے باہر نکلتے ہیں تو کوئی قبیلے اور خاندان کی بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا ہوتا ہے تو کوئی، دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے۔ کوئی عہدے اور منصب کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے۔ کوئی مال و دولت کے غرور میں مبتلا ہو کر غریبوں سے نفرت کرتا ہے حتیٰ کہ مسجدیں بھی فرقہ واریت کے نشان بن کر رہ گئی ہیں۔ اسلام جو ہمارے لئے افتخار اور پہچان کا ذریعہ تھا، اس کے بجائے کسی کو بریلوی اور دیوبندی ہونے پر فخر ہے۔ کوئی اہل حدیث کہلانے پر مُصر ہے۔ اتنی زبردست تعلیم و تربیت اور اصلاحی مشق کے باوجود ہم اپنی اصل شناخت کھو چکے ہیں۔ کاش ہم ان سارے امتیازات کو مٹا کر ایک ہی قابل فخر شناخت اور تعارف کو اپنی پہچان کا ذریعہ بنالیں ''هُوَ سَمَّٰكُمُ الْمُسْلِمِينَ'' یعنی ''اس رب نے تمہارا نام صرف مسلمان رکھا ہے''۔

محترم قارئین! نماز کے موضوع پر یہ مضمون اس ارادے سے ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے کہ ہم نماز کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور پورے شعور اوادراک اور جذبۂ ایمانی سے سرشار ہو کر 5 وقت نماز کی پابندی کریں۔ اس پوری تحریر کا خلاصہ ایک مرتبہ پھر ذہن میں تازہ کر لیں۔

*5 وقت کی نماز ہر مسلمان میں اللہ کا بندہ ہونے اور اس سے وفاداری کا شعور تازہ اور زندہ رکھتی ہے۔

*نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

*نماز مسلمانوں کو مساوات کا درس دیتی ہے۔

*نماز مسلمانوں میں باہمی محبت، ہمدردی اور یکجہتی پیدا کرتی ہے۔

*نماز مسلمانوں میں فرض شناسی، وقت کی پابندی اور ایفائے عہد جیسی صفات کی آبیاری کرتی ہے۔

*نماز ضبطِ نفس اور فکرِ آخرت کا شعور پیدا کرتی ہے۔

*نماز مشکلات پر قابو پانے اور تعلق باللہ مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔

*نماز آرام طلبی اور سستی اور کاہلی سے نجات دلاتی ہے۔

*نماز سے روح کو تقویت، جسم کو راحت، آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

*نماز مسلمانوں کی شناخت اور جہنم کی آگ سے نجات کا ذریعہ ہے۔

*نماز مومن کو گناہوں سے پاک کر کے اللہ کی رضا اور اس کی جنت کا مستحق بناتی ہے۔

یا اللہ! تمام مسلمانوں کو خشوع اور خضوع کے ساتھ 5 وقت پابندی سے باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، آمین یا رب العالمین۔